درسِ نظامی • درجہ سابعہ (العالية الثانية) • فن أصول الفقه

التوضيح في حل غوامض التنقيح (ومعه التلويح)

تصنيف: الإمام صدر الشريعة عبيد الله بن مسعود المحبوبي البخاري الحنفي (المتوفى ٧٤٧ھ)

باب المعارضة والترجيح والتراجيح الفاسدة (صفحات ۳۸۹ تا ۴۰۳)

تعارف و خلاصۂ موضوع (Tab 1: Overview)

تعارضِ ادلہ کے حل اور ترجیح کے قطعی اصولی ضوابط

یہ درسی صفحات علمِ اصول میں صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود المحبوبیؒ کی کتاب **«التوضیح»** کی سب سے فکری اور دقیق مباحث ہیں۔ امام نے ثابت فرمایا کہ جب دو شرعی دلیلیں باہم متصادم نظر آئیں تو تعارض کو کیسے رفع کیا جائے (توفیق، نسخ، ترجیح، تساقط)۔ نیز یہ کہ کن اوصاف کی بنا پر ترجیح معتبر ہوتی ہے (قوة التأثير، قوة الثبات)، اور کون سی چار ترجیحات باطل اور فاسد ہیں (غلبة الأشباه، عموم العلة، قلة الأجزاء، كثرة الأدلة)۔

۳ بنیادی اصولی ستون: تعریف، اصول اور تفہیمی مثالیں

۱. حقیقتِ معارضہ و ترجیح (ص ۳۸۹)

المعارضة في محل واحد وزمان واحد

معارضہ اس وقت ہوتا ہے جب دو دلیلیں ایک ہی جگہ اور ایک ہی وقت میں ایک دوسرے کی ضد کا تقاضا کریں۔ اگر دونوں مساوی ہوں یا ایک دلیل میں زیادتی وصفِ تابع سے ہو تو معارضہ قائم ہوگا، اور یہ زیادتی "رجحان" کہلائے گی۔

اصولی نکتہ: نص کو قیاس پر "راجح" نہیں کہتے، کیونکہ نص قیاس کو سرے سے گرا دیتی ہے۔

۲. دفعِ تعارض کے ۴ مناہج (ص ۳۹۲)

التوفيق ثم النسخ ثم الترجيح ثم التساقط

جب دو نصوص میں تعارض ہو تو فوراً دلیل کو نہیں چھوڑا جاتا، بلکہ: ۱. حکم میں تغیر مان کر توفیق، ۲. محل کے تغیر سے توفیق، ۳. تاریخ سے نسخ کا ثبوت، ۴. یا ترجیح اور تساقط کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

قرآنی نظیر: یمینِ غموس پر آخرت کی سزا ہے اور یمینِ منعقدہ پر دنیا میں کفارہ ہے۔

۳. اعتبارِ کثرت کا راز (ص ۴۰۲)

الهيئة الاجتماعية (أثقال بمقابل مصارعة)

کثرت صرف وہاں معتبر ہے جہاں "ہیئتِ اجتماعیہ" بنے اور حکم مجموعے سے جڑا ہو (جیسے وزن اٹھانا)۔ اور جہاں حکم ہر فرد سے الگ جڑا ہو (جیسے کشتی اور دلائل)، وہاں ۱ طاقتور دلیل ہزار کمزوروں پر غالب رہتی ہے!

تمثیل: کشتی میں اکیلا رستم ہزار کو پچھاڑ سکتا ہے، دلائل کشتی کی مانند ہیں!

اہم اصولی و درسی اصطلاحات کی واضح تفہیم

الاصطلاح	المعنی والضابط الأصولي الواضح
المعارضة	محلِ واحد اور زمانِ واحد میں دو دلیلوں کا باہم متضاد احکام کا تقاضا کرنا اس طور پر کہ دونوں کا جمع ہونا محال ہو۔
الترجیح	دو مساوی دلیلوں میں سے ایک کو کسی ضمنی وصفِ تابع کے ذریعے دوسری مدمقابل دلیل پر فائق قرار دینا۔
الوصف التابع	دلیل کے ساتھ لگی وہ ضمنی/خارجی صفت (جیسے راوی کی فقاہت، ضبط یا حدیث کی شہرت) جو دو مساوی دلیلوں میں سے ایک کو تقویت دے؛ جبکہ دلیل کی ذاتی اصل قوت (جیسے نص بنام قیاس) کو وصفِ تابع نہیں کہا جاتا۔
قوة التأثیر	شریعت نے اس وصف کے اندر بذاتِ خود اس حکم کو بدلنے کی صلاحیت رکھی ہو؛ نہ کہ ایسا اثر دعویٰ کیا جائے جو شریعت نے اس وصف کو دیا ہی نہ ہو (جیسے شریعت میں غلامی احکام کو آدھا کرتی ہے، حرام نہیں کرتی)۔
قوة الثبات	شارع کا اس وصف کو مختلف ابوابِ فقہ میں بار بار معتبر ماننا (جیسے صومِ رمضان میں تعیین ساقط ہے کیونکہ ودیعت و غصب میں بھی تعیین ساقط ہے)۔
غلبة الأشباه (فاسد)	محض بہت سے غیر موثر اوصاف کی مشابہت گنوانا؛ جبکہ مؤثر وصف کی ایک مشابہت ہزار غیر مؤثر مشابہتوں پر غالب رہتی ہے۔
الهیئة الاجتماعیة	افراد کے مجموعے سے مل کر پیدا ہونے والی اجتماعی قوت (جیسے وزن اٹھانا اور لشکر) جہاں کثرت معتبر ہے؛ جبکہ دلائل کشتی کی مانند انفرادی ہوتے ہیں۔

الباب الأول: عباراتِ التوضيح مع سلیس اردو ترجمہ و اصولی حل (فقرہ بہ فقرہ - Tab 2: Text)

[القسم الأول: متن التوضيح - حقيقة المعارضة والترجيح - صفحة ٣٨٩]

«**[فصل: المعارضة]** تقابل الدليلين على سبيل الممانعة، بأن يقتضي أحدهما نفي ما يقتضيه الآخر في محل واحد وزمان واحد. فإن تساويا قوةً، أو ترجّح أحدهما بوصف تابع: كالشهرة في الأخبار، والفقاهة في الرواة: فهما متعارضان، وتلك الزيادة تسمى **«رجحاناً»**. وإن كان بوصف غير تابع — وهو الأصل القوة — لم يسم رجحاناً، حتى لا يقال: النص راجح على القياس.»

[القسم الثاني: سلیس اردو ترجمہ - ص ٣٨٩]

جب دو دلیلیں اس طور پر وارد ہوں کہ ان میں سے ایک اس چیز کی نفی کا تقاضا کرے جس کا دوسری تقاضا کرتی ہے ایک ہی محل اور ایک ہی زمانے میں: پس اگر وہ دونوں قوت میں برابر ہوں یا ان میں سے ایک وصفِ تابع (جیسے راوی کی فقاہت یا شہرت) سے قوی ہو، تو دونوں میں معارضہ ہے؛ اور یہ اضافی قوت "رجحان" کہلاتی ہے۔ اور اگر وہ وصفِ غیر تابع (اصل قوت) سے برتر ہو تو اسے رجحان نہیں کہتے، چنانچہ یوں نہیں کہا جاتا کہ "نص قیاس پر راجح ہے"؛ کیونکہ نص قیاس کو سرے سے کالعدم کر دیتی ہے اور مقابلہ ہی باقی نہیں رہتا۔

القسم الثالث • تفصیلی علمی نوٹس و اصولی تحقیق (حقیقتِ معارضہ و رجحان)

صدر الشریعہؒ کے نزدیک تعارض کی ۳ صورتیں ہیں: ۱. برابری کی قوت، ۲. وصفِ تابع کی زیادتی (جیسے شہرت یا فقاہت)، اور ۳. وصفِ غیر تابع (ذاتی قوت جیسے نص بمقابلہ قیاس)۔ لفظِ "رجحان" حدیثِ نبوی «زِنْ وَأَرْجِحْ» (تولو اور تھوڑا جھکا دو) سے ماخوذ ہے، یعنی پلڑوں کی برابری کے بعد کا معمولی جھکاؤ۔ اگر ایک دلیل ذاتی طور پر قطعی ہو تو وہ ضعیف کو سرے سے کالعدم کر دیتی ہے، اس لیے وہاں معارضہ نہیں کہلاتا۔

[القسم الأول: متن التوضيح - دفع التعارض في النصوص - صفحات ٣٩٢ تا ٣٩٣]

«وحكمه: وجوب العمل بأحدهما بالتوفيق بحمل كل واحد على حال، كآيتي اليمين: ﴿بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ﴾، و﴿بِمَا عَقَّدتُّمُ الأَيْمَانَ﴾، وقراءتي طهارة الحائض: ﴿حَتَّى يَطْهُرْنَ﴾، و﴿يَطَّهَّرْنَ﴾. فإن تعذر التوفيق: فالنسخ، بأن يعلم تاريخ أحدهما، فيعمل بالمتأخر، ويكون ناسخاً للأول. فإن جهل التاريخ: سقط النصان بالتعارض، وعمل بما يوجبه القياس، أو ظاهر الحال، لأن المحرِّم ناسخ للمبيح؛ لأن الأصل في الأشياء الإباحة قبل ورود الشرع، فالمبيح مقرر للأصل، والمحرِّم ناقل ومغيّر، فيكون متأخراً.»

[القسم الثاني: سلیس اردو ترجمہ - ص ٣٩٢ - ٣٩٣]

نصوص میں تعارض دفع کرنے کی واجب اصولی ترتیب یہ ہے: ۱. **التوفیق**: دونوں نصوص کو الگ الگ احوال پر محمول کرنا؛ جیسے قسم کی دو آیات میں ﴿ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ﴾ کو یمینِ غموس پر (صرف آخرت کا مؤاخذہ) اور ﴿ بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ ﴾ کو یمینِ منعقدہ پر (دنیا کا کفارہ) محمول کیا۔ اور طہارتِ حائضہ میں ﴿ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ﴾ کو ۱۰ دن پورے ہونے پر اور ﴿ حَتَّىٰ يَطَّهَّرْنَ ﴾ کو ۱۰ دن سے کم پر محمول کیا۔ ۲. **النسخ**: اگر توفیق نہ ہو سکے تو تاریخ کی طرف رجوع ہوگا؛ بعد والی نص ناسخ ہوگی۔ ۳. **التساقط**: اگر تاریخ معلوم نہ ہو تو دونوں نصوص سے عمل ساقط ہو جائے گا اور قیاس یا ظاہرِ حال پر فیصلہ ہوگا، کیونکہ «المحرِّم ناسخ للمبیح» کے تحت تحریم بعد میں آئی ہے کیونکہ کائنات میں اصل اباحت تھی۔

القسم الثالث • تفصیلی علمی نوٹس و اصولی تحقیق ("اختلافِ حکم" بمقابلہ "اختلافِ محل")

بنیادی اصولی فرق:

• **اختلافِ حکم:** جب نصوص کا *قانونی اثر* (*Legal Effect*) الگ ہو۔ مثلاً قسم کی دونوں آیات میں موضوع قسم ہے مگر حکم الگ ہے: ایک آیت کا حکم اخروی گناہ و مؤاخذہ ہے (یمینِ غموس) اور دوسری کا حکم دنیاوی کفارہ ہے (یمینِ منعقدہ)۔ دونوں آیات بیک وقت نافذ رہیں گی۔

• **اختلافِ محل:** جب نصوص کا نفاذ الگ الگ *حالت، وقت یا کیس* (*Condition/State*) پر ہو۔ مثلاً حائضہ کی طہارت میں «حَتَّى يَطْهُرْنَ» (تخفیف) کا محل ۱۰ دن پورے ہونا ہے (بغیر غسل حلت)، اور «حَتَّى يَطَّهَّرْنَ» (تشدید) کا محل ۱۰ دن سے کم میں خون رکنا ہے (غسل لازمی شرط ہے)۔

[القسم الأول: متن التوضيح - تعارض القياسين وأخبار النفي والإثبات - صفحات ٣٩٦ تا ٣٩٧]

«[فصل: وأما إذا تعارض القياسان]: فلا يسقطان بالتعارض، بل يصار إلى الترجيح؛ لأن القياس حجة باجتهاد المجتهد، والمجتهد متمسك بالدليل في كل جانب، فلا يطرح دليله بمجرد المعارضة... وإن لم يترجح أحدهما عنده تخيّر في العمل بأيهما شاء؛ لأن قلبه يشهد بصحة كل واحد منهما. ومثله: تعارض قولي الصحابيين إذا كان مبناهما على القياس.»

[القسم الثاني: سلیس اردو ترجمہ - ص ۳۹۶ - ۳۹۷]

دو متعارض نصوص میں تاریخ کی لاعلمی پر دونوں کا حکم ساقط ہو جاتا ہے؛ کیونکہ جہلِ محض کے ساتھ کسی ایک کو اپنانا تحکم ہے۔ لیکن دو متعارض قیاس کبھی باطل یا ساقط نہیں ہوتے («ولا يسقطان بالتعارض»)؛ کیونکہ مجتہد ہر دو جانب دلیل پر قائم ہے اور اس کا دل دونوں کی صحت پر گواہ ہے، پس اگر ترجیح قائم نہ ہو سکے تو وہ اپنے دل کے اطمینان (شہادتِ قلب) سے جس قیاس پر چاہے عمل کر لے۔ اور یہی حکم دو صحابہ کے اقوال میں تعارض کا ہے جب ان کی بنیاد قیاس پر ہو۔

القسم الثالث • تفصیلی علمی نوٹس و اصولی تحقیق (نکاحِ میمونہؓ اور صاحبِ واقعہ کی ترجیح)

مسئلہ (محرم کا نکاح): حضرت ابن عباسؓ کی روایت (صحیح بخاری) میں ہے کہ آپ ﷺ نے احرام میں نکاح فرمایا؛ جبکہ خود ام المومنین حضرت میمونہؓ (صحیح مسلم) اور سفیرِ نکاح حضرت ابو رافعؓ (ترمذی) کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے بحالتِ حلال مقامِ سرف پر نکاح فرمایا۔

اصولی وجہِ ترجیح: حضرت میمونہؓ خود نکاح کی دلہن (صاحبۃ الواقعہ) ہیں اور حضرت ابو رافعؓ وکیل و سفیر تھے، ان کا علم قطعی اور مباشر ہے، لہٰذا ان کی روایت بیرونی مشاہدہ کار پر راجح مانی گئی۔

[القسم الأول: متن التوضيح - شروط الترجيح: قوة التأثير وقوة الثبات - صفحات ٣٩٧ تا ٣٩٩]

«فصل: ما يقع به الترجيح فعليك استخراجه من مباحث الكتاب والسنة متناً وسنداً... والذي ذكروا في ترجيح القياس أربعة أمور: الأول: قوة التأثير، كما في مسألة طول الحرة، ونكاح الأمة الكتابية؛ فإن الرق منصف لا محرم في الطلاق والعدة والحدود. والثاني: قوة ثبات الوصف على الحكم، والمراد منه كثرة اعتبار الشارع هذا الوصف في هذا الحكم، كالمسح في التخفيف في كل تطهير غير معقول كالتيمم ومسح الخف والجورب، بخلاف الركن... وكقولنا في صوم رمضان: إنه متعين فلا يجب التعيين؛ لأن هذا الوصف اعتبره الشارع في الودائع والغصوب ورد المبيع بيعاً فاسداً.»

[القسم الثاني: سلیس اردو ترجمہ - ص ۳۹۷ - ۳۹۹]

قیاس میں ترجیح کے دو صحیح اور بنیادی اسباب ہیں: ۱. **قوۃ التأثیر**: شریعت نے علت کے اندر بذاتِ خود اس حکم کو بدلنے کی حقیقی صلاحیت رکھی ہو؛ نہ کہ ایسا اثر دعویٰ کیا جائے جو شریعت نے اس وصف کو دیا ہی نہ ہو۔ جیسے اہل کتاب باندی کے نکاح میں احناف کا قیاس راجح ہے کیونکہ شریعت میں غلامی احکام کو آدھا کرتی ہے (تنصیف)، حرام نہیں کرتی۔ ۲. **قوۃ الثبات**: شارع کا اس وصف کو دیگر فقہی ابواب میں بار بار معتبر ماننا۔ جیسے صومِ رمضان میں تعیین ساقط ہے کیونکہ ودیعت، غصب اور بیع فاسد کے رد میں تعیین کو شارع نے کالعدم مانا ہے۔

القسم الثالث • تفصیلی علمی نوٹس و اصولی تحقیق (نکاحِ أَمَہ کتابیہ اور قاعدہ «الرق منصف لا محرم»)

اہلِ کتاب باندی سے نکاح میں امام شافعیؒ نے فرمایا کہ کفر و غلامی مل کر کفرِ غلیظ بن گئے لہٰذا نکاح حرام ہے۔ لیکن احناف کا قیاس اپنی *قوۃ التأثیر* میں راجح ہے؛ کیونکہ شریعت کے پورے نظام میں غلامی کا مستقل اثر **تنصیف (آدھا کرنا)** ہے، نہ کہ سرے سے تحریم۔ شریعت میں غلامی کی وجہ سے حد نصف (۵۰ کوڑے)، طلاق نصف (۲ طلاقیں) اور عدت نصف (۲ حیض) ہوتی ہے۔ جب آزاد کتابیہ سے نکاح حلال ہے تو باندی ہونے پر حقوق تو کم ہو سکتے ہیں مگر اصل نکاح حرام نہیں ہو سکتا۔

[القسم الأول: متن التوضيح - التراجيح الفاسدة الأربعة والفرق في الكثرة - صفحات ۴۰۲ تا ۴۰۳]

«**[فصل: ومن التراجيح الفاسدة: الترجيح بغلبة الأشباه]** كقول الشافعي رحمه الله في أن الأخ المشترى لا يعتق عنده: الأخ يشبه الولد بوجه — وهو المحرمية — وابن العم بوجوه: كحل الزكاة، وحل زوجته، وقبول الشهادة، ووجوب القصاص. وهذا باطل؛ لأن المشابهة في وصف واحد مؤثر في الحكم المطلوب أقوى من المشابهة في ألف وصف غير مؤثر. ومنها: الترجيح بكون الوصف أعم، كالطعم... ومنها: الترجيح بقلة الأجزاء. **[ولا يرجح بكثرة الأدلة عند الشيخين]**... ولنا في ذلك فرق دقيق: وهو أن الكثرة معتبرة في كل موضع يحصل بها هيئة اجتماعية ويكون الحكم منوطاً بالمجموع من حيث هو المجموع (كحمل الأثقال والحروب)، وغير معتبرة في كل موضع لا يحصل بها هيئة اجتماعية ويكون الحكم منوطاً بكل واحد منها (كالمصارعة مثلاً؛ فإن الكثير لا يغلب القليل فيها، بل رب واحد قوي يغلب الآلاف من الضعاف).»

[القسم الثاني: سلیس اردو ترجمہ - ص ۴۰۲ - ۴۰۳]

چار ترجیحات باطل اور فاسد ہیں جن سے پرہیز لازم ہے: ۱. **غلبۂ اشباہ باطل ہے**: خریدا ہوا بھائی آزاد ہونے میں امام شافعیؒ کا ۴ اوصاف لانا رد کیا گیا؛ کیونکہ ایک موثر وصف (محرمیت) ہزار غیر موثر اوصاف پر فائق ہے۔ ۲. **عمومِ علت باطل ہے**: سود میں طعام کے لفظی پھیلاؤ سے ترجیح نہیں ہوتی، بلکہ اعتبار تاثیر کا ہے۔ ۳. **قلتِ اجزاء باطل ہے**: کم اجزاء والی علت کی کوئی شرعی برتری نہیں۔ ۴. **کثرتِ ادلہ باطل ہے عند الشیخین**: دلائل کی محض گنتی سے ترجیح نہیں ہوتی۔ **صدر الشریعہؒ کا نایاب اصولی راز**: وزن اٹھانے (حمل الأثقال) اور لشکر میں چونکہ "ہیئتِ اجتماعیہ" بنتی ہے اس لیے ۱۰ افراد ۱ پر فائق ہیں (کثرت معتبر ہے)؛ لیکن کشتی (المصارعۃ) میں مقابلہ انفرادی ہے اس لیے ۱ طاقتور پہلوان ہزار کمزوروں کو پچھاڑ دیتا ہے۔ فقہی دلائل کشتی کے پہلوانوں کی مانند ہیں!

القسم الثالث • تفصیلی علمی نوٹس و اصولی تحقیق (التراجیح الفاسدہ اور ہیئتِ اجتماعیہ کا فلسفہ)

• **غلبۂ اشباہ کا بطلان:** مطلوبہ حکم عتق (آزادی) ہے جس میں قریبی محرمیت اثر انداز ہوتی ہے نہ کہ زکوٰۃ یا قصاص۔ ۱ موثر وصف ہزار غیر موثر اوصاف پر بدرجہا بھاری ہے، جیسے *ایک تولہ سونا دس کلو مٹی پر بھاری ہوتا ہے!*

• **کثرتِ ادلہ کا بطلان:** عدالت میں ۱۰ مشکوک گواہوں کی کثرت ۲ عادل و سچے گواہوں پر کبھی راجح نہیں ہوتی۔ دلیل کا مدار وزن اور صحت پر ہے نہ کہ گنتی پر۔

• **ہیئتِ اجتماعیہ کا راز (المصارعة مقابل حمل الأثقال):** وزن اٹھانے اور لشکر میں تمام افراد مل کر نئی اجتماعی طاقت ("ہیئتِ اجتماعیہ") بناتے ہیں اس لیے کثرت معتبر ہے۔ لیکن کشتی میں مقابلہ انفرادی ہوتا ہے جہاں اکیلا رستم ہزار کمزوروں کو پچھاڑ دیتا ہے۔ فقہی دلائل کشتی کے پہلوان ہیں؛ پس: *«ایک قوی دلیل ہزار کمزور دلیلوں پر راجح ہوتی ہے!»*

• **التساقط ثم الرجوع إلى الأصل:** اگر برابری پر ترجیح ممکن نہ ہو تو دونوں دلیلیں ساقط ہو جاتی ہیں («سقط النصان / سقطت البینتان») اور براءتِ اصلیہ یا قاعدۂ ید و قبضہ پر فیصلہ کیا جاتا ہے۔

الباب الثاني: شجرةُ دفعِ تعارض اور ۴ مناہج مع مفصل فقہی امثلہ (Tab 3: Logic Flowchart)

دفعِ تعارض کی اصولی ترتیب مع مفصل فقہی امثلہ (ص ۳۹۲ - ۳۹۳)

۱. التوفيق بتغاير الحكم أو المحل (تطبیق و جمع بین الدلیلین):

دونوں نصوص پر عمل کی صورت نکالنا تا کہ کلامِ الٰہی کا کوئی حصہ بیکار نہ ہو؛ کیونکہ «إعمال الكلام أولى من إهماله»۔

مثالِ اول (تغایرِ حکم): یمین کی دو متقابل آیات؛ ﴿بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ﴾ کو یمینِ غموس پر محمول کیا جس میں صرف آخرت کا مؤاخذہ ہے (کفارہ نہیں)، اور ﴿بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ﴾ کو یمینِ منعقدہ پر محمول کیا جس میں دنیا کا کفارہ ہے۔ دونوں آیات اپنے اپنے محل میں برقرار رہیں۔
مثالِ دوم (تغایرِ محل): حائضہ کی دو متواتر قرأتیں؛ ﴿حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ﴾ (تخفیف) ۱۰ دن پورے ہونے پر نافذ ہے (بغیر غسل حلت)، اور ﴿حَتَّىٰ يَطَّهَّرْنَ﴾ (تشدید) ۱۰ دن سے کم میں خون رکنے پر نافذ ہے (غسل لازمی شرط)۔

۲. النسخ بتغاير الزمان (پچھلے حکم کا منسوخ ہونا):

اگر تطبیق ممکن نہ ہو تو تاریخ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ تاریخ معلوم ہو تو بعد والی نص ناسخ ہوگی، اور تاریخ نامعلوم ہونے پر «المحرِّم ناسخ للمبيح» کا قاعدہ جاری ہوگا۔

مثالِ اول (تاریخ معلوم): بیوہ کی عدت؛ پہلے ۱ سال تھی ﴿مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ﴾، بعد میں ۴ ماہ ۱۰ دن ﴿أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا﴾ نازل ہو کر اس کی ناسخ بنی۔
مثالِ دوم (تاریخ نامعلوم): شراب و سود کی ابتدائی اباحت کے مقابلے میں جب حرمت کی نص آئی تو تاریخ کے بغیر بھی حرمت کو ناسخ مانا گیا کیونکہ کائنات میں اصل "اباحت" تھی، تحریم نیا حکم بن کر بعد میں آئی۔

۳. الترجيح بوصف تابع (ضمنی وصف سے فوقیت دینا):

اگر توفیق اور نسخ ممکن نہ ہو سکے تو اوصافِ معتبرہ (راوی کی فقاہت، ضبط، یا قیاس میں قوۃ التأثیر و الثبات) سے ترجیح قائم کی جائے گی۔

مثالِ حدیث (فقاہت و واقعہ): نکاحِ میمونہؓ میں خود حضرت میمونہؓ و ابو رافعؓ کی روایت (حالتِ حلال میں نکاح) کو ابن عباسؓ پر ترجیح ملی کیونکہ وہ صاحبِ واقعہ تھے۔
مثالِ قیاس (قوۃ التأثیر): نکاحِ أمۃ کتابیۃ میں احناف کا قیاس راجح ہے کیونکہ شریعت میں غلامی احکام کو آدھا کرتی ہے (تنصیف)، حرام نہیں کرتی۔

۴. التساقط ثم الرجوع إلى الأصل (دونوں کا گر جانا):

نصوص میں اگر ترجیح بھی ممکن نہ ہو سکے تو دونوں ساقط ہو جائیں گی («سقط النصان») اور ما قبل کی اصل یا ظاہرِ حال پر فیصلہ کیا جائے گا۔

مثال (تعارضِ بینتین): دو شخص ایک ہی شے کی ملکیت کا دعویٰ کریں اور دونوں برابر عادل گواہ (بینہ) پیش کر دیں، اور کسی کے پاس قبضہ نہ ہو اور تاریخ بھی نامعلوم ہو؛ تو دونوں کی گواہیاں ٹکرا کر ساقط ہو جائیں گی («سقطت البينتان») اور مدعا علیہ کی براتِ اصلیہ پر فیصلہ ہوگا۔

نصوص اور اقیسہ میں تعارض کا بنیادی اصولی فرق

نوعِ دلیل	تعارض کی صورت میں شرعی حکم	اصولی و عقلی علت
النصوص (قرآن و حدیث)	تاریخ کی لاعلمی پر تساقط («سقط النصان») اور اصل کی طرف رجوع۔	جہلِ تاریخ کی موجودگی میں کسی ایک نص کو من مانے طور پر اپنانا تحکم ہے جو شرعاً باطل ہے۔
القیاس (اجتہادی قیاس)	قیاس کبھی ساقط نہیں ہوتا («ولا یسقطان») بلکہ مجتہد کو عمل کا اختیار ہے۔	مجتہد دونوں جانب دلیل پر قائم ہے اور اس کا دل دونوں کی صحت کی شہادت دیتا ہے۔

تمت مذكرة المحاضرات والترجمة الكاملة بحمد الله تعالى